9460
61

دہشت گردی، کاروکاری، جرگہ، پنچایت، مہنگائی، بے روزگاری، لاقانونیت اور انسانی حقوق کی پامالی کے خلاف آواز بلند کرنے والی انسانی حقوق کی واحد عوامی تنظیم

UHRCP

United Human Rights Commission Pakistan

(Regd. KAR 080)

Central Office : Suit # 108, First Floor, HMH Square, Sir Shah Suleman Road, Block-12, Gulshan-e-Iqbal, opp. Hassan Square, Karachi. Tel : 92-21-37075640

E-Mail : uhrcp1@yahoo.com - info@uhrcp.com Webside: www.uhrcp.com

Postal Address : Post Box No.17530 GPO-75300 Gulshan-e-Iqbal Town, Karachi. Fax. No. 021-34920142

Rana Faizul Hassan
Chief Executive & Secretary General
Cell : 0333-2227930, 0300-2102197

A.D. Shahid
Chairman
Cell : 0300-2694469

Ref. No. ____________ Date : 10.03.2011

برائے استفتا

کیا فرماتے ہیں ہمارے مفتی، علماء دین صاحبان قرآن اور حدیث کی روشنی میں مندرجہ ذیل میں دیئے گئے توہین رسالت کرنے والے ملعون کیلئے سزا کی تجویز جو کہ مذہب اسلام میں دی گئی ہیں۔

ایسے کفریہ کلمات کہے گئے جو کہ کوئی مسلمان لکھنے یا کہنے کی جسارت نہیں کرسکتا۔ مگر بوجہ مجبوری تحریر کررہا ہوں۔

ایسے الفاظوں کی تحریر سب انسپکٹر محمد ارشد اور SP انوسٹی گیشن کی رپورٹ میں موجود ہیں جنکی کاپی ساتھ منسلک کررہا ہوں۔

ا۔ کہ ملعونہ آسیہ نے کہا [illegible] نبی (معاذ اللہ) کیا ہیں وہ وفات سے ایک ماہ قبل چارپائی پر بیمار پڑے اور تمہارے نبی [illegible] ت خدیجہؓ بی [illegible] رف مال کی خاطر شادی کی اور مال لوٹنے کے بعد گھر سے نکال دیا۔
۲۔ قرآن پاک کے متعل [illegible] ہیں بلکہ [illegible] کتاب ہے۔

نوٹ: ملعونہ آسیہ نے یہ تسلیم کیا کہ میں نے ایسے [illegible] ہیں جو [illegible] کی توہین اور قرآن پاک کی توہین کی مرتکب ہوئی ہوں اور میں معافی مانگتی ہوں۔ ان تمام واقعات [illegible] تقریباً 27 [illegible] نے اپنے حلفی بیان میں دی ہیں جنکی روشنی میں ڈسٹرکٹ ننکانہ صاحب کی عدالت نے FIR No, 326/09 بجرم دفعہ 295/C کے تحت سزائے موت دی ہے۔

اسے معافی دینے کے مطالبے پر ملک بھر میں احتجاجوں کا سلسلہ شروع [illegible] سائل نے بھی توہین رسالت کی مرتکبہ ملعونہ آسیہ کے خلاف ہائی کورٹ سندھ میں کیس داخل کیا تھا اور [illegible] کورٹ رجسٹری کراچی میں اپیل کررہا ہوں تاکہ توہین رسالت کرنے والوں کو قرآن اور حدیث میں دی گئی اور ملک پاکستان کے قانون کے مطابق سزا ہو۔ شکریہ

سائل رانا فیض الحسن

سیکرٹری جنرل یونائیٹڈ ہیومن رائٹس کمیشن پاکستان

CNIC No.42000,9013410-3
0333-2227930

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۳۵/۱۳۵۵
مورخہ

ی رپورٹ نسبت جرم قابل دست اندازی پولیس رپورٹ شدہ زیر دفعہ 154 مجموعہ ضابطہ فوجداری

326/09 15682

تھانہ صدر ننکانہ ضلع ننکانہ صاحب تاریخ و وقت وقوعہ 14-6-09

1	تاریخ و وقت رپورٹ 19-6-09 بوقت 5/6 بجے شام	تھانہ سے روانگی کی تاریخ و وقت — سپیشل رپورٹ
2	نام و سکونت اطلاع دہندہ و مستغیث	درخواست وزارتی قاری محمد سالم ولد حاجی نور محمد قوم جبرانی / قوم اعوان سکنہ چک نمبر 3 اٹانوالی ...
3	مختصر کیفیت جرم (معہ دفعہ) و مال اگر کچھ کھویا گیا ہے۔	جرم 295/C ت/پ
4	جائے وقوعہ و فاصلہ تھانہ سے اور سمت	موضع چک نمبر 3 اٹانوالی فاصلہ 7 میل جانب شمال از تھانہ
5	کارروائی متعلقہ تفتیش اگر اطلاع درج کرنے میں کچھ توقف ہوا ہو تو اس کی وجہ بیان کی جاوے۔	بلا توقف

دستخط محمد رضوان ...

(ابتدائی اطلاع نیچے درج کرو)

نوٹ: اطلاع کے نیچے اطلاع دہندہ کا دستخط یا مُہر یا نشان انگوٹھا ہونا چاہیے اور افسر تحریر کنندہ (ابتدائی اطلاع) کے دستخط بطور تصدیق ہونے چاہئیں۔

بخدمت جناب SHO صاحب تھانہ صدر ننکانہ صاحب۔ جناب عالی گزارش ہے کہ سائل چک نمبر 3 ٹھٹھ اٹانوالی تھانہ صدر ننکانہ تحصیل و ضلع ننکانہ صاحب کا رہائشی ہے اور مسجد صدیق اکبر میں بطور امام مسجد خدمات سر انجام دے
رہا ہے ... یوم قبل ... آسیہ
زوجہ عاشق مسیح جو عیسائی مذہب کی معتقد ہے گاؤں کی دیگر عورتوں جن میں عاصمہ بی بی دختر
عبدالستار، معافیہ بی بی دختر عبدالستار، یاسمین دختر عبدالستار شامل تھیں فالسہ توڑ رہی تھیں
آسیہ ملزمہ نے کہا کہ آپ مسلمانوں کے نبی (نعوذ باللہ) بیماری میں وفات سے صرف ایک ماہ
قبل چارپائی پر بیمار پڑے رہے اور تمہارے نبی کے منہ اور کانوں میں کیڑے پڑ گئے اور تمہارے
(نبی صلی اللہ علیہ وسلم) نے حضرت خدیجہؓ سے صرف مال کی خاطر شادی کی اور مال کو لوٹنے کے بعد
انہیں گھر سے نکال دیا مزید قرآن پاک کے متعلق کہا کہ وہ اللہ کا کلام نہیں بلکہ خود بنائی گئی کتاب
ہے یہ تمام باتیں عاصمہ بی بی، معافیہ بی بی، یاسمین دختران و دیگران نے سنیں اور گاؤں کے لوگوں کو
بتائیں آج مورخہ 19-6-09 کو سائل معہ محمد افضل ولد محمد طفیل قوم ... مختار احمد ولد مشتاق احمد قوم ...
... نے عاصمہ بی بی ... اور آسیہ ملزمہ کو بلوا کر ...
آسیہ مذکورہ سے پوچھا تو اس نے اقرار کیا کہ ... اور قرآن
پاک کی توہین کی ہے ... اور معافی مانگتی ہوں آسیہ مذکورہ ملزمہ نے توہین رسالت
صلی اللہ علیہ وسلم اور توہین قرآن کا ارتکاب کر کے مسلمانوں کے دلوں کو مجروح کیا ہے ...
آسیہ ملزمہ مذکورہ کے خلاف توہین رسالت صلی اللہ علیہ وسلم اور توہین قرآن پاک
کا مقدمہ درج کر کے کارروائی عمل میں لائی جاوے ... دستخط ... قاری محمد سالم ولد
حاجی نور محمد ... سکنہ چک نمبر 3 اٹانوالی تحصیل و ضلع ننکانہ (امام مسجد صدیق اکبر چک نمبر 3 اٹانوالی)

کارروائی پولیس: ... 842 کانسٹیبل ... 909 ...
7631 ... 468 ...
2/9 ...
صورت جرم 295-C ت پ پایا جا کر درخواست ہذا ... ابتدائی رپورٹ ... 842
ارسال تھانہ ہے ...

2008

باتیں سنیں نے یہ باتیں کی تھیں۔ جس پر محمد ادریس نے مسماۃ آسیہ بی بی اور بچے کو گھر سے نکال دیا
ہمسائی عورتیں بھی سمجھانے بجھانے آئیں [illegible] مسماۃ صاحبہ بی بی [illegible] نے شاکر کو [illegible] ساری باتیں
[illegible] بتائیں۔ اسی بات پر [illegible] میں اکٹھ ہو گیا جہاں پر علمائے کرام
بھی آئے۔ مسماۃ آسیہ بی بی اور محمد ادریس کو بھی بلوا لیا گیا۔ جہاں ان کی موجودگی میں مسماۃ آسیہ بی بی
نے حضور پاک ﷺ اور قرآن پاک کی شان میں مندرجہ بالا باتیں کرنے کا اعتراف کیا اور معافی بھی مانگی۔

دوران تفتیش مندرجہ ذیل حقائق سامنے آئے ہیں:

نمبر 1- [illegible] کے مابین [illegible] بھی ثابت ہوئی تھی۔ جو الزام ہے کہ مسماۃ آسیہ بی بی نے حضور پاک ﷺ کی شان میں اور قرآن پاک کے متعلق گستاخانہ باتیں کیں۔

نمبر 2- بیانات گواہان [illegible] کی روشنی میں ملزمہ مسماۃ آسیہ بی بی مقدمہ ہذا میں صحیح گنہگار پائی گئی ہے۔

نمبر 3- مالک [illegible] محمد ادریس نے بھی وقوعہ مقدمہ ہذا کی تصدیق کی ہے۔

نمبر 4- دوران تفتیش ملزمہ مسماۃ آسیہ بی بی نے اسلام قبول کرنے والی جو بات کی ہے۔ اور [illegible] موقع پر موجود خواتین نے اس بات کی تصدیق نہ کی ہے۔ جس سے ظاہر ہے کہ ملزمہ آسیہ بی بی نے خود کو بچانے کیلئے جھوٹی اور من گھڑت کہانی بنائی ہے۔ جس میں کوئی صداقت نہ پائی گئی ہے۔

نمبر 5- دوران تفتیش مسلمان عورتوں کا کرسچین عورت کے ہاتھ سے پانی نہ پینا اور [illegible] ثابت ہوا ہے۔

نمبر 6- گواہان کی موجودگی میں مسماۃ آسیہ بی بی نے حضور پاک ﷺ کی شان میں اور قرآن پاک کے متعلق گستاخانہ الفاظ کہنا صرف تسلیم کیا اور اپنی غلطی کی معافی بھی مانگی۔

مندرجہ بالا حالات کی روشنی میں مسماۃ آسیہ بی بی کا حضور پاک ﷺ کی شان میں اور قرآن پاک کے متعلق گستاخانہ باتیں کرنا ثابت ہوا ہے جو مقدمہ ہذا میں صحیح گنہگار پائی گئی ہے۔ مثل مقدمہ ہذا [illegible] مورخہ [illegible] صاحب [illegible] کر دی جاتی ہے [illegible] جوڈیشل [illegible]

رپورٹ [illegible]

[illegible]
شیخوپورہ

دار الافتاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

منسلکہ انوسٹی گیشن کی رپورٹ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک سے متعلق جو کلمات ذکر کیے گئے ہیں، وہ بلاشبہ سخت گستاخی پر مشتمل ہیں، اگر واقعۃً مذکورہ عیسائی عورت سے ان کلمات کا صادر ہونا ثابت ہوگیا ہے تو اس کو قانون کے مطابق سزا ضرور ملنی چاہیے۔

جہاں تک مذکورہ عورت کی طرف سے توبہ کرنے اور معافی مانگنے کا تعلق ہے تو اگر یہ عورت سچی توبہ کر لیتی ہے تو عند اللہ تعالیٰ اس کا گناہ معاف ہوسکتا ہے، جہاں تک دنیوی احکام کا تعلق ہے تو حضرات احناف ؒ کے نزدیک اس صورت میں تعزیر ہے، اور حاکم کو اختیار حاصل ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کے مرتکب کو سیاسۃً وتعزیراً قتل کرنے کا حکم جاری کرے البتہ اگر حاکم یا عدالت یہ سمجھے کہ مجرم کا جرم اس درجہ کا نہیں کہ اس کو تعزیراً قتل کیا جائے یا قرائن سے اس کی توبہ کا سچا ہونا معلوم ہو تو قتل نہ کرنا بھی جائز ہے اور قتل سے کم جو سزا حاکم مناسب سمجھے وہ بہر حال دے سکتا ہے۔ واضح رہے کہ آج کل کے زمانہ میں حرمتِ رسول علیہ السلام پر غیر مسلموں کی طرف سے مختلف طریقوں سے حملے جاری ہیں، حاکمِ وقت کی ذمہ داری ہے کہ شاتم رسول کو ایسی سزا دے جس سے دوسروں کو عبرت ہو، اگرچہ وہ اپنی غلطی کا اعتراف کر کے معافی مانگ لے، کیونکہ یہ معاملہ عصمتِ انبیاء علیہم السلام کا ہے اور حاکم یا عدالت اس وقت ان کی طرف سے نائب ہے۔ اگر اس کو بغیر سزا کے چھوڑ دیا گیا تو آئندہ اوروں کو بھی اس قبیح جرم کے ارتکاب کی جرأت ہوگی۔

نیز واضح رہے کہ اگر ملکی قانون کے مطابق اس جرم پر علی الاطلاق قتل کی سزا مقرر کردی گئی ہو تو چونکہ شافعیہ، مالکیہ اور حنابلہ رحمہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک ذمی شاتم کی سزا قتل ہے اور اس کی توبہ اسلام لانے سے قبل مقبول نہیں اور حضرات احناف ؒ کے نزدیک حکم حاکم رافع خلاف ہے، لہٰذا عدالت ملکی قوانین (اور ائمہ ثلاثہ رحمہم اللہ تعالیٰ کے مذہب کے مطابق) اسی تعزیری سزا (قتل) کو نافذ کرنے کی پابند ہوگی۔

دار الافتاء

فی السیر الکبیر:(۱۰۹/٤)

فی حدیث ابن عباس رضی الله تعالی عنهما أن النبی صلی الله علیه وآله وسلم نهى أن یقتل المرأة والصبی والشیخ الکبیر فإن أعانت المرأة المقاتلین فلا بأس بقتلها--------- وکذلك إن کانت تعلن شتم رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم فلا بأس بقتلها لحدیث أبی إسحاق الهمدانی قال: جاء رجل إلى رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم وقال: إنی سمعت امرأة من یهود وهی تشتمك والله یا رسول الله إنها لمحسنة إلی فقتلتها فأهدر النبی صلی الله علیه وآله وسلم دمها۔ واستدل بحدیث عمیر بن عدی فإنه لما سمع عصماء بنت مروان تؤذی النبی صلی الله علیه وآله وسلم

ثـم أصبح وصلى الصبح مع رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فلما نظر إليه قال : أقتلت ابنة مروان قال : نعم فهل على فى ذلك شىء فقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم : لا ينتطح فيها عنزان ثم التفت إلى من حوله فقال : إذا أحببتم أن تنظروا إلى رجل نصر الله ورسوله فانظروا إلى عمير ـ

وفى اعلاء السنن بعد نقل عبارة السير الكبير المذكورة :(١٢/٥٣٩)

وقد عرف انه ﷺ كان قد عاهد يهود المدينة وما والاهاحين قدم المدينة فدل على جواز قتل الذمى اذا اعلن بسب الرسول ﷺ وهو المذهب قال ابن الكمال باشا فى احاديثه الاربعينية :والحق انه يقتل عندنااذا اعلن بشتمه عليه الصلاة والسلام صرح به فى سير الذخيرة حيث قال : واستدل محمد لبيان قتل المرأة اذا اعلنت بشتم الرسول بما روى ان عمير بن عدى لما سمع عصماء بنت مروان تؤذى الرسول ﷺ فقتلها ليلا مدحه ﷺ على ذلك انتهىٰ ـفليحفظ كذا فى الدرالمختارمع الشامية ـ

فى الدرالمختار: (٤ / ٢١٢)

(لا)ينتقض عهده (بقوله نقضت العهد)..........(و) لا (بالزنا بمسلمة وقتل مسلم) ....(وسب النبى ﷺ)لأن كفره المقارن له لا يمنعه فالطارىء لا يرفعه فلو من مسلم قبل كما سيجىء ويؤدب الذمى ويعاقب على سبه دين الإسلام أو القرآن أو النبى صلى الله عليه وسلم حاوى وغيره قال العينى واختيارى فى السب أن يقتل اه وتبعه ابن الهمام ـ

قلت: وبه أفتى شيخنا الخير الرملى وهو قول الشافعى ثم رأيت فى معروضات المفتى أبى السعود أنه ورد أمر سلطانى بالعمل بقول ائمتنا القائلين بقتله إذا ظهر أنه معتاده وبه أفتى ثم أفتى فى بكر اليهودى قال لبشر النصرانى نبيكم عيسى ولد زنا بأنه يقتل لسبه للأنبياء عليهم الصلاة والسلام اه

قلت: ويؤيده أن ابن كمال باشا فى أحاديثه الأربعينية فى الحديث الرابع والثلاثين يا عائشة لا تكونى فاحشة ما نصه والحق أنه يقتل عندنا إذا أعلن بشتمه عليه الصلاة والسلام صرح به فى سير الذخيرة حيث قال واستدل محمد لبيان قتل المرأة إذا أعلنت بشتم الرسول بما روى أن عمر بن عدى لما سمع عصماء بنت مروان تؤذى الرسول

قوله (بأنه يقتل) لم يقيده بما إذا اعتاده كما قيد به أولا فظاهره أنه يقتل مطلقا وهو موافق لما أفتى به الخير الرملي ولما مر عن العيني والمقدسي لكن علمت تقييده بالإعلان أو بما في الصارم المسلول من اشتراط التكرار .

قوله (ويؤيده) أي يؤيد قتل الكافر الساب .

قوله (حيث قال الخ) بيانه أن هذا استدلال من الإمام محمد رحمه الله تعالى على جواز قتل المرأة إذا أعلنت بالشتم فهو مخصوص من عموم النهي عن قتل النساء من أهل الحرب كما ذكره في السير الكبير فيدل على جواز قتل الذمي المنهي عن قتله بعقد الذمة إذا أعلن بالشتم أيضا واستدل لذلك في شرح السير الكبير بعدة أحاديث منها حديث أبي إسحاق الهمداني قال جاء رجل إلى رسول الله قال سمعت امرأة من يهود وهي تشتمك والله يا رسول الله إنها لمحسنة إلي فقتلتها فأهدر النبي دمها.

وفي البحر الرائق – (ج 5 / ص 194)

قوله :(ولا ينتقض عهده بالإباء عن الجزية والزنا بمسلمة وقتل مسلم وسب النبي عليه السلام) لأن الغاية التي ينتهي بها القتال التزام الجزية لا أداؤها والالتزام باق فيأخذها الإمام منه جبرا والإباء الامتناع وأما الزنا فيقيم الحد عليه وفي القتل يستوفي القصاص منه وأما السب فكفر والمقارن له لا يمنعه فالطاري لا يرفعه .... أن قول العيني واختياري أن يقتل بسب النبي لا أصل له في الرواية وكذا وقع لابن الهمام بحث هنا خالف فيه أهل المذهب وقد أفاد العلامة قاسم في فتاواه أنه لا يعمل بأبحاث شيخه ابن الهمام المخالفة للمذهب نعم نفس المؤمن تميل إلى قول المخالف في مسألة السب لكن اتباعنا للمذهب واجب في الحاوي القدسي ويؤدب الذمي ويعاقب على سبه دين الإسلام أو النبي أو القرآن .

و فتح القدير – (ج 6 / ص 62)

والذي عندي أن سبه صلى الله عليه وسلم أو نسبة ما لا ينبغي إلى الله تعالى إن كان مما لا يعتقدونه كنسبة الولد إلى الله تعالى وتقدس عن ذلك إذا أظهره يقتل به وينتقض عهده وإن لم يظهر ولكن عثر عليه وهو يكتمه فلا.

فى رسائل ابن عابدين:(١/٣٥٤)

والحاصل ان الذمى يجوز قتله عندنا لكن لا حدا بل تعزيرا فقتله ليس مخالفا للمذهب واما انه ينتقض عهده فمخالف للمذهب اى على ما هو المشهور منه فى المتون والشروح والا ففى حاشية السيد محمد ابى السعود الازهرى على شرح منلا مسكين قال وفى الذخيرة اذا ذكره بسوء يعتقده ويتدين به بان قال انه ليس برسول او انه قتل اليهود بغير حق او نسبه الى الكذب فعند بعض الائمة لا ينتقض عهده اما اذا ذكره بما لا يعتقده ولا يتدين به كمالو نسبه الى الزنا او طعن فينسبه فينتقض انتهىٰ۔وبه يتايد ما بحثه الامام العينى والمحقق ابن الهمام من حيث الانتقاض ايضاً فليس خارجا عن المذهب الكلية نعم هو خلاف المشهور (وقال) الشيخ تقى الدين بن تيميةؒ فى الصارم المسلول عند ذكره مذهب الحنفية فى هذه المسئلة ما نصه : و أما أبو حنيفة و أصحابه فقالوا : لا ينتقض العهد بالسب و لا يقتل الذمى بذلك لكن يعزر على إظهار ذلك كما يعزر على إظهار المنكرات التى ليس لهم فعلها من إظهار أصواتهم بكتابهم و نحو ذلك و حكاه الطحاوى عن الثورى و من أصولهم أن ما لا قتل فيه عندهم مثل القتل بالمثقل و الجماع فى غير القبل إذا تكرر فللإمام أن يقتل فاعله و كذلك له أن يزيد على الحد المقدر إذا رأى المصلحة فى ذلك و يحملون ما جاء عن النبى صلى الله عليه و سلم و أصحابه من القتل فى مثل هذه الجرائم على أنه رأى المصلحة فى ذلك و يسمونه القتل سياسة و كان حاصله أن له أن يعزر بالقتل فى الجرائم التى تغلظت بالتكرار و شرع القتل فى جنسها و لهذا أفتى أكثرهم بقتل من أكثر من سب النبى صلى الله عليه و سلم من أهل الذمة و إن أسلم بعد أخذه و قالوا : يقتل سياسة و هذا متوجه على أصولهم ۔انتهى كلام الحافظ ابن تيمية۔

(٣)وفى السيف المسلول للعلامة تقى الدين السبكى الشافعىؒ:(ص٣٧٤)

الفصل الخامس : فى انه لاتصح توبته(اى توبة الذمى) مع بقائه على الكفر،لا اعلم فى ذلك خلافا بين القائلين بقتله من المذاهب الثلاثة المالكية و الشافعية و الحنبلية الا ما اشار اليه كلام الخلاصة وليس محققا .... والمشهور الذى هو كالمقطوع به فى المذهب ان توبته مع الكفر لا تفيد

وفی ردالمحتار:(٣٤٣/٤)

وقد تقرر أن كل مجتهد فيه إذا حكم به حاكم يراه نفذ حكمه وصار مجمعا عليه فليس لحاكم غيره نقضه ۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

عبدالحفیظ حفظہ اللہ تعالیٰ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۸ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۲ھ

۲ مئی ۲۰۱۱ء

الجواب صحیح
بندہ محمد تقی عثمانی عفی عنہ
۲۸-۵-۳۲ھ

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفراللہ لہ
۲۸/۵/۱۴۳۲ھ

الجواب صحیح
بندہ عبدالرؤف سکھروی
۳۰-۵-۱۴۳۲ھ

دارالافتاء
فتویٰ نمبر ۳۵/۱۳۵۵
۳۰/۵/۳۲ھ
۵/۲۰۱۱

مفتی